REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱ؔ

یوم پنجشنبہ ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ | ۱۵ فتح ۱۳۳۴ ہش - ۱۵ دسمبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۹۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۴ دسمبر - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا

"الحمد للہ صحت اچھی ہے۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب حضرت میاں صاحب محترم اور حضرت ام مظفر احمد کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

روس اور ہندوستان کے درمیان اقتصادی سمجھوتے پر دستخط ہو گئے۔

ہندوستان اور روس کی بندرگاہوں کے درمیان عنقریب جہازوں کی ایک سروس شروع کی جائیگی

نئی دہلی ۱۴ دسمبر - روسی لیڈروں کے حالیہ دورہ ہندوستان کے نتیجہ میں روس اور ہندوستان نے ایک اقتصادی سودے کے معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔ اس سمجھوتے کے تحت روس ہندوستان کو دس لاکھ ٹن فولاد مہیا کرے گا۔ علاوہ ازیں روس تیل اور دیگر ضروری قسم کا خام مال بھی بہم پہنچائے گا علاوہ ازیں سامان کے تبادلے کے لئے ہندوستان اور روسی بندرگاہوں کے درمیان بحری جہازوں کی ایک سروس عنقریب شروع کی جائے گی۔

روس نے فولاد کی صنعت کو ترقی دینے کے لئے فنی ماہرین دینے کا بھی وعدہ کیا ہے۔ کل رات ایک اقتصادی سمجھوتے کے بعد ایک مشترکہ بیان بھی جاری کیا گیا جس میں معاہدے کی تفصیلات پر روشنی ڈالنے کے علاوہ باہمی بقا اور امن عالم کو برقرار رکھنے کی خواہش سے متعلق مارشل بلگانن اور موسیو کروشیف کے سابقہ بیانات کو دہرایا گیا ہے۔ نیز علاقائی دفاع کے سمجھوتوں پر کڑی نکتہ چینی کی گئی ہے۔ مشترکہ اعلان جاری ہونے سے قبل مارشل بلگانن اور موسیو کروشیف نے آل انڈیا ریڈیو سے ایک پیغام نشر کیا جس میں مارشل بلگانن کے روس اور ہندوستان کے درمیان ایک اقتصادی سودے کے متعلق اہم امور پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اس کے تحت روس ہندوستان کو فولاد کی صنعت سے متعلق ضروری سامان مہیا کرے گا۔

روسی لیڈر آج صبح نئی دہلی سے کابل روانہ ہو رہے ہیں۔ نئی دہلی سے ہوائی جہازوں کے ذریعہ سجاوٹ کا سامان کابل پہنچایا گیا ہے۔ تاکہ روسی لیڈروں کی آمد پر شہر کو سجایا جا سکے۔ ادھر ملک کے اندرونی حالات کی وجہ سے کابل حکومت سخت پریشان ہے۔ افغان فوجیوں کو گزشتہ کئی ماہ سے تنخواہیں نہیں ملیں۔ اور ان میں...

اردن معاہدہ بغداد میں شامل ہونے پر رضامند ہو گیا

برطانیہ عرب لیجن کو وسیع کرنے کے علاوہ جدید اسلحہ اردن کو مہیا کریگا

عمان ۱۴ دسمبر - عمان کے سرکاری حلقوں کے حوالے سے آژانس فرانس پریس نے اطلاع دی ہے۔ کہ اردن معاہدہ بغداد میں شامل ہونے پر رضامند ہو گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی چیف آف دی امپیریل جنرل سٹاف سر ٹمپلر نے اردن کی دفاعی حالت کو مستحکم کرنے کے لئے جو نئی تجاویز پیش کی ہیں۔ ان کے بعد ہی اردن شمولیت پر رضامند ہوا ہے۔ سر ٹمپلر آجکل اردن آئے ہوئے ہیں۔ ایک اطلاع کے مطابق برطانیہ عرب لیجن کو وسیع کرنے کے علاوہ اردن کو جدید اسلحہ اور بھاری مشینیں دے گا۔ برطانیہ کے باخبر حلقوں نے اردن کی شمولیت کے بارے میں لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔ برطانوی دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ برطانیہ کا فوجی وفد اردن گیا ہوا ہے۔ اور حکومت اردن سے بات چیت کر رہا ہے۔

— نیویارک ۱۴ دسمبر - کل رات سلامتی کونسل نے ۱۸ ملکوں کو بیک وقت اقوام متحدہ کا ممبر بنانے کی قرارداد مسترد کر دی۔ نیشنلسٹ چین...

دشمنت سے چینی پائی جاتی ہے۔ افغانستان کے حکام بڑی کوشش کر رہے ہیں کہ روسی لیڈروں کی آمد پر کسی قسم کی گڑبڑ نہ ہو۔ اور حالات درست رہیں۔

لبنان اپنی سرحدوں کو مستحکم کر رہا ہے

بیروت ۱۴ دسمبر - شامی چوکیوں پر اسرائیل کے متواتر حملوں کے بعد سے لبنان اپنی سرحدوں کو مستحکم کر رہا ہے۔ تاکہ ان جارحانہ سرگرمیوں کا مقابلہ کیا جا سکے۔ آئندہ پولیس ۲۴ گھنٹوں میں شام اور لبنان کے فوجی افسروں کی ملاقات ہو رہی ہے۔ جس میں وہ سرحدوں کی حفاظت سے متعلق امور پر غور کریں گے۔

اقوام متحدہ میں اسرائیل کے خلاف شام کی شکایت

سلامتی کونسل کا اجلاس طلب کرنے کی درخواست

نیویارک ۱۴ دسمبر - بحر طبریہ کے علاقہ میں اسرائیل نے شامی چوکیوں پر جو حملے کئے ہیں ان کے خلاف حکومت شام نے اقوام متحدہ میں شکایت کی ہے۔ اور مطالبہ کیا ہے۔ کہ اسرائیل کی بڑھتی ہوئی جارحانہ سرگرمیوں پر غور کرنے کے لئے سلامتی کونسل کا اجلاس جلد منعقد کیا جائے۔ کل دمشق میں اسرائیل کے خلاف شدید مظاہرے کئے گئے۔ اور اس کی جارحانہ سرگرمیوں کی شدید مذمت کی گئی۔

۴۴ نے بیرونی منگولیا کے خلاف اور روس نے تیرہ غیر کمیونسٹ ملکوں کو ممبر بنانے کے خلاف حق تنسیخ استعمال کیا۔ اور اس طرح قرارداد مسترد ہو گئی۔ یہ قرارداد نیوزی لینڈ اور برازیل نے پیش کی تھی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۵۵ء

آزادئ ضمیر کی زندہ نظیر

(قسط دوئم)

کل ہم نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر جو تعلیم الاسلام کالج کے ربوہ میں افتتاح کے موقعہ پر حضور نے فرمائی تھی، کے چند اقتباسات پیش کئے تھے۔ جن میں اسلام کے اصول لا اکراہ فی الدین کی عملی تفسیر اور زندہ نظیر پیش کی گئی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے اس اصول کا محض ذکر ہی نہیں فرما دیا۔ اور اسی پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ کہ غیر احمدی طلباء کو جتلا دیا جائے۔ کہ اس کالج میں ہر مذہب و عقیدہ کے طالب علم کو اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق عمل کی اجازت ہے۔ بلکہ حضور نے اس اصول کی خلاف ورزی کی صورت میں اس کے تدارک کی صورت بھی بتادی تھی۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"اگر کوئی پروفیسر تمہیں کسی احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے مجبور کرتا ہے۔ تو تم اس کا مقابلہ کرو۔ اور میرے پاس بھی شکایت کرو۔ میں اس کے خلاف ایکشن لونگا۔ لیکن اگر وہ تمہیں کہتا ہے۔ تم نماز پڑھو۔ تو یہ تمہارے مارل کوڈ کے خلاف نہیں۔ اور اس کا نماز پڑھنے کی تلقین کرنا ریلیجس انٹرفیرنس نہیں۔ تم نماز پڑھو چاہے کسی طرح پڑھو۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ تم اپنے میں سے کسی کو امام بنالو۔ کالج کے بعض پروفیسر غیر احمدی ہیں۔ تم ان میں سے کسی کو امام بنالو۔ لیکن نماز ضرور پڑھو۔ شیعہ اور بوہرہ لوگ نماز پڑھتے ہوئے ہاتھ چھوڑتے ہیں۔ باندھتے نہیں۔ ہم اہلحدیث کی طرح سینہ پر ہاتھ باندھتے ہیں۔ حنفی لوگ ناف کے نیچے ہاتھ باندھتے ہیں۔ اس کے خلاف اگر کوئی پروفیسر تمہیں مجبور کرتا ہے۔ تو تم اس کی بات ماننے سے انکار کردو۔ اگر وہ کہتا ہے۔ کہ تم آمین بالجہر کہو۔ تو یہ اہلحدیث کا مذہب ہے۔ حنفیوں کا نہیں۔ اگر تم حنفی ہو۔ تو تم اس کی بات نہ مانو۔ اور میرے پاس شکایت کرو۔ میں اس کے خلاف ایکشن لوں گا۔ مذہب میں دخل اندازی کا کسی کو حق نہیں۔ قرآن کریم کہتا ہے۔ کہ مذہب میں مداخلت کرنا انسان کو منافق بناتا ہے۔ مسلمان نہیں بناتا۔ لیکن تم میں سے ہر ایک کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ تعلیم الاسلام کالج کا طالب علم ہونے کی وجہ سے اسلام کی تعلیم پر چلے۔"

حضور نے یہاں آخر میں اس بات کو بھی واضح کر دیا ہے۔ کہ تعلیم الاسلام کالج میں جو غیر احمدی مسلمان داخلہ لیتا ہے۔ اس کو کم از کم لازم ہے۔ کہ وہ اپنے عقیدہ کے مطابق ضرور عمل کرے۔ بلکہ حضور نے صرف غیر احمدی مسلمانوں کو ہی یہ ہدایت نہیں دی۔ بلکہ اسلامی اصول کی وضاحت کرتے ہوئے یہاں تک فرمایا کہ

"اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اس کالج میں اگر کوئی ہندو بھی داخل ہونا چاہے۔ تو ہمارے کالج کے دروازے اس کے لئے کھلے ہیں۔ لیکن وہ بھی اس بات کا پابند ہوگا۔ کہ اپنے مذہب کے مطابق زندگی بسر کرے۔ کیونکہ اسلام یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ ہر شخص اپنے اپنے مذہب کے مطابق عمل کرے۔ مسلمان اپنے مذہب کے مطابق عمل کرے۔ ہندو اپنے مذہب پر عمل کرے۔ عیسائی عیسائیت پر عمل کرے۔ اور یہودی یہودیت پر عمل کرے۔ پس اس اسلامی حکم کی وجہ سے ہم اسے مجبور کریں گے۔ کہ وہ اپنے مذہب پر عمل کرے۔ لیکن یہ کہ تم اس کالج میں تعلیم حاصل کرو۔ لیکن کسی مارل کوڈ کے ماتحت نہ چلو۔ یہ درست نہیں ہوگا۔ تمہیں اس کالج میں داخل ہونے کے بعد اپنے آپ کو کسی نہ کسی مارل کوڈ کی طرف منسوب کرنا ہوگا۔ اور پھر تمہارا فرض ہوگا۔ کہ تم اس کے ماتحت چلو۔"

اسلامی اصول یہ ہے۔ کہ خواہ انسان کا کوئی مذہب ہو۔ وہ اپنے اپنے مذہب پر ضرور عمل کرے۔ اس کی وجہ صاف ہے۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے۔

"(عیسائیوں اور یہودیوں سے) قرآن کریم ..... یہ نہیں کہتا۔ کہ تم اسلام پر عمل کرو۔ بلکہ یہ کہتا ہے۔ کہ تم اپنے مذہب پر عمل کرو۔ کیونکہ نیکی کا پہلا قدم یہی ہوتا ہے۔ کہ انسان اپنے مذہب پر عمل کرے۔"

اسی اسلامی اصول کی بناء پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ تعلیم الاسلام کالج میں اگر کوئی ہندو بھی داخل ہونا چاہے۔ تو اس کالج کے دروازے اس کے لئے کھلے ہیں۔ لیکن وہ بھی اس بات کا پابند ہوگا۔ کہ اپنے مذہب کے مطابق زندگی بسر کرے۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے۔ جیسا کہ حضور نے اسی تقریر میں بتایا ہے۔ کہ یہ کالج تعلیم الاسلام کالج ہے۔ اور اسلام کی یہ تعلیم نہیں۔ کہ غیر مذاہب والوں کو یا غیر عقیدہ رکھنے والوں کو اپنے خاص عقیدہ پر عمل کرنے پر مجبور کیا جائے۔ بلکہ اسلامی تعلیم یہ تقاضا ضرور کرتی ہے۔ کہ اس کالج میں داخل ہونے والا کسی نہ کسی مارل کوڈ کا پابند ہو۔ چنانچہ حضور نے اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

"پس اگر تم میں سے کوئی کہتا ہے۔ کہ میں مسلمان نہیں تب بھی ہم تمہیں برداشت کرلیں گے۔ لیکن اس شرط پر کہ تمہیں اس کالج میں داخل ہونے کے بعد اپنے آپ کو کسی مارل کوڈ کی طرف منسوب کرنا ہوگا۔ چاہے تم اسے تجربہ کے طور پر تسلیم کرو۔ مثلاً تم تجربہ کے طور پر اپنے ماں باپ کے مذہب کو اختیار کرلو۔ تب بھی ہم برداشت کرلیں گے۔ لیکن اگر تم کسی مارل کوڈ کے ماتحت مستقل طور پر نہیں چلتے۔ اور نہ کسی مارل کوڈ کو تجربہ کے طور پر اختیار کرتے ہو۔ تو دیانتداری یہی ہے۔ کہ تم اس کالج میں داخلہ نہ لو۔ اسلام کہتا ہے۔ کہ تم جس مذہب کی تعلیم پر بھی عمل کرنا چاہو۔ عمل کرو۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ اگر کوئی ہندو اپنی تعلیم پر عمل کرتا ہے۔ عیسائی اپنی تعلیم پر عمل کرتا ہے۔ یہودی اپنی تعلیم پر عمل کرتا ہے۔ تو وہ اس کالج میں داخلہ لینے کا مستحق ہے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے تعلیم الاسلام کالج ہونے کی وجہ سے یہ پابندی لازمی قرار دی ہے۔ کہ اس کالج میں داخلہ لینے والا کوئی شخص خواہ کسی مذہب یا عقیدہ کا پابند ہو۔ یا دہریہ ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ مستقل طور پر یا تجربۃً کسی نہ کسی مارل کوڈ کا پابند ضرور ہو۔ لیکن اگر وہ اپنے آپ کو ہر مارل کوڈ سے آزاد سمجھتا ہے۔ اور کسی مارل کوڈ کو نہ تو مستقل طور پر اختیار کرتا ہے۔ اور نہ تجربہ کے طور پر اختیار کرتا ہے۔ تو اس کے لئے یہ بہتر ہے۔ کہ وہ اس کالج میں داخلہ ہی نہ لے۔ کیونکہ ایسا شخص تعلیم الاسلام کالج کے نام کی ہی نفی نہیں کرتا۔ بلکہ کالج کی فضاء کے ناموافق ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کسی مارل کوڈ کی پابندی اس لئے لازم قرار دی ہے۔ کہ ایسے انسان پر جو کسی مارل کوڈ کا پابند نہیں ہے۔ کوئی بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا وجود نہ صرف اپنے لئے بلکہ تمام کالج کے لئے خطرناک ہے۔ لیکن اگر وہ کسی مارل کوڈ کا پابند ہوگا۔ تو اس سے کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ دوسرے طلباء اور پروفیسر اس کے مارل کوڈ کو جانتے ہوں گے۔ اور اس کے مطابق اس سے سلوک کریں گے۔ اس طرح آئین پسندی کی فضا قائم رہے گی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کی بھی وضاحت ایک مثال بیان کرکے فرمائی ہے۔ اس تقریر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

"اسلام نے اہل کتاب کا ذبیحہ جائز رکھا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ہر مذہب نے کچھ اصول مقرر کئے ہیں۔ اور اس کے ماننے والے ان اصول کی پیروی کرتے ہیں۔ تم سمجھتے ہو۔ کہ یہودی سؤر نہیں کھاتے۔ اس لئے تم تسلی سے ان کا ذبیحہ کھالوگے۔ اسی طرح عیسائیوں سے تم کوئی معاملہ کرتے ہوئے نہیں گھبراؤ گے۔ کیونکہ ان کی مذہبی کتاب میں لکھا ہے کہ تم جھوٹ نہ بولو۔ اور کسی سے فریب نہ کرو۔ انفرادی طور پر اگر کوئی شخص تم سے فریب کرے تو کرے۔ لیکن اپنے مارل کوڈ کے ماتحت وہ تم سے فریب نہیں کرے گا۔ اہل کتاب کی لڑکیوں سے جو شادی کی اجازت دی گئی ہے۔ وہ بھی اسی حکمت کے ماتحت ہے۔ کہ وہ تمہاری زوجیت میں آجانے کے بعد اپنے مارل کوڈ کے ماتحت چلیں گی۔ مثلاً یہودیت اور عیسائیت کی تعلیم کے ماتحت کوئی عورت اپنے خاوند کو زہر نہیں دے گی۔ اس لئے تم اطمینان سے اپنی زندگی بسر کرسکوگے۔ اور ایک دوسرے پر اعتماد کرسکوگے۔ گویا شریعت نے مذہب کو بہت عظمت دی ہے۔ اور بتایا ہے کہ اپنے مخصوص عقیدہ پر چلنے میں بڑی سیفٹی ہے۔"

(روزنامہ الفضل مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۵۵ء)

یہ نصائح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طلباء کالج کو فرمائی ہیں۔ لیکن ان کی بنیاد اسلام کی عام تعلیم پر ہے۔ جیسا کہ قارئین کرام پر واضح ہوچکا ہے۔ اس لئے اسلام کی اس تعلیم سے اقوام بھی فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ اگر خاصکر اسلامی ممالک کے رہنما اپنے اپنے ملک کی سیفٹی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور تمام احتیاطیں برتتے ہوئے اسلام کی اس تعلیم کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ تو یقیناً وہ دنیا میں اسلام کی اشاعت کا راستہ کھولنے میں ممد و معاون ثابت ہوں گے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ مسلمان حکمرانوں نے بیشتر قرآن پاک کی اس تعلیم پر عمل کیا ہے۔ اور اس زمانے میں کیا ہے جبکہ ذرا سے اختلاف عقیدہ کی بنا پر ایک ہی مذہب کے مختلف فرقے اپنے سے مختلف عقیدہ رکھنے والوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینا اپنی نجات کے لئے ضروری سمجھتے تھے۔

لا اکراہ فی الدین کا اصول اسلام نے ہی پیش کیا ہے۔ اور اکثر مسلمانوں نے اس پر عمل کرکے دکھایا ہے۔ اور دنیا نے آج آزادئ ضمیر کا جو سبق سیکھا ہے۔ وہ اسلام کی تعلیم اور ایسے مسلمانوں کے نمونہ کا ہی نتیجہ ہے۔ ابتدائی مسلمانوں کا یہی عظیم کردار تھا۔ کہ جس سے متاثر ہوکر غیر اقوام اپنے ہم مذہبوں کی بجائے مسلمان حکمرانوں کی رعایا بننا زیادہ پسند کرتی تھیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ آج عملاً یہ بساط ہی الٹ ہوگئی ہے۔ اور چراغ کے نیچے اندھیرا کا سا معاملہ ہو گیا ہے۔ آج غیر مسلم اقوام تو قرآن کے اس اصول کی علمبرداری کی دعویدار ہیں۔ مگر خود مسلمان ذرا ذرا سے اختلاف عقیدہ پر کفر و ارتداد کے فتوے ہی نہیں دے رہے۔ بلکہ بد بدا کر پکار رہے ہیں

(باقی صفحہ ۷ پر)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر

مجلس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں

جماعت میں نمازوں دعاؤں اور تعلق باللہ کو قائم رکھنا انصار اللہ کا کام ہے

تم محمدی نور کو پھیلاتے چلے جاؤ۔ یہاں تک کہ ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے لگ جائے

فرمودہ ۱۸ نومبر ۱۹۵۵ء۔ بمقام ربوہ

یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اس پر نظر ثانی نہیں فرما سکے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل

تقریر نویس۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی

تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج انصار اللہ کی پہلی میٹنگ ہے۔ انصار کس جذبہ اور قربانی سے کام کرتے ہیں۔ یہ تو آئندہ سال ہی بتائیں گے مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ

جماعت کی دماغی نمائندگی

انصار اللہ کرتے ہیں۔ اور اس کے دل اور ہاتھوں کی نمائندگی خدام الاحمدیہ کرتے ہیں۔ جب کسی قوم کے دماغ دل اور ہاتھ ٹھیک ہوں۔ تو وہ قوم بھی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ پس میں پہلے تو انصار اللہ کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ان میں سے بہت سے وہ ہیں جو یا صحابی ہیں۔ یا کسی صحابی کے بیٹے ہیں۔ یا کسی صحابی کے شاگرد ہیں اس لئے جماعت میں نمازوں دعاؤں اور

تعلق باللہ کو قائم رکھنا

ان کا کام ہے۔ ان کو تہجد ذکر الٰہی اور مساجد کی آبادی میں اتنا حصہ لینا چاہیئے کہ نوجوان ان کو دیکھ کر خود ہی ان باتوں کی طرف مائل ہو جائیں۔ اصل میں نوجوانی کی عمر ہی وہ زمانہ ہے۔ جس میں تہجد دعا اور ذکر الٰہی کی طاقت بھی ہوتی ہے۔ اور مزہ بھی ہوتا ہے۔ لیکن عام طور پر جوانی کے زمانہ میں موت اور عاقبت کا خیال کم ہوتا ہے۔ اس وجہ سے نوجوان غافل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر نوجوانی میں کسی کو یہ توفیق مل جائے۔ تو وہ بہت ہی مبارک وجود ہوتا ہے۔

پس ایک طرف تو میں

انصار اللہ کو توجہ دلاتا ہوں

کہ وہ اپنے نمونہ سے اپنے بچوں۔ اپنے ہمسایہ کے بچوں اور اپنے دوستوں کے بچوں کو زندہ کریں۔ اور دوسری طرف میں خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اتنا اعلےٰ درجہ کا نمونہ قائم کریں کہ نسلاً بعد نسلٍ اسلام کی روح زندہ رہے۔ اسلام اپنی ذات میں تو

کامل مذہب

ہے۔ لیکن اعلےٰ سے اعلےٰ شربت کے لئے بھی کسی گلاس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح اسلام کی روح کو دوسروں تک پہونچانے کے لئے کسی گلاس کی ضرورت ہے اور ہمارے خدام الاحمدیہ وہ گلاس ہیں جن میں اسلام کی روح کو قائم رکھا جائے گا۔ اور ان کے ذریعہ اسے دوسروں تک پہونچایا جائے گا۔

دیکھو آخر ہم بھی انسان ہیں۔ اور

یہودی بھی انسان ہیں

ہمارا دین ان کے دین سے بہتر ہے۔ اور ہمارا رسولؐ ان کے رسول سے افضل ہے۔ مگر یہودیوں کو فلسطین سے نکال دیا گیا۔ تو وہ اسے دو ہزار سال تک نہیں بھولے۔ بلکہ اتنے لمبے عرصہ تک انہیں یہ یاد رہا۔ کہ انہوں نے فلسطین میں دوبارہ یہودی اثر کو قائم کرنا ہے۔ اور آخر وہ دن آ گیا۔ اب وہ فلسطین پر قابض ہیں۔ ہمیں اس بات پر غصہ تو آتا ہے۔ اور ہم حکومتوں کو اس طرف توجہ بھی دلاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے توفیق دی۔ تو انہیں توجہ دلاتے رہیں گے کہ اب یہ اسلامی علاقہ ہے یہودیوں کا نہیں۔ اس لئے یہ مسلمانوں کو ملنا چاہیئے۔ مگر ہم اس بات کی

تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے

کہ یہودیوں نے دو ہزار سال تک اس بات کو یاد رکھا۔ جو دوسری قومیں بعض دفعہ بیس سال یا سو سال تک بھی یاد نہیں رکھ سکتیں۔

پس یاد رکھو کہ

اشاعتِ دین کوئی معمولی چیز نہیں

یہ بعض دفعہ جلدی بھی ہو جاتی ہے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ۲۳ سال میں ہو گئی۔ اور پھر مزید اشاعت کوئی ۵۰ سال میں ہو گئی۔ مگر کبھی کبھی یہ سینکڑوں سال بھی لے لیتی ہے۔ جیسے حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں اس نے ایک سو سال کا عرصہ لیا اور کبھی یہ ہزاروں سال کا عرصہ بھی لے لیتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ یہودیوں کا دنیوی نفوذ تو بہت کم عرصہ میں ہو گیا تھا۔ لیکن دوسری قوموں کی ہمدردی انہیں دو ہزار سال بعد جا کر حاصل ہوئی۔ جب لوگوں کو یہ محسوس ہو جاتا ہے کہ کوئی قوم اپنے آثار اور اپنی تعلیمات کو قائم رکھنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ اور آئندہ بھی تیار رہے گی۔ تو اس قوم کے دشمن بھی اسکے ہمدرد ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ لطیفہ نہیں کہ عیسائیوں نے ہی یہودیوں کو فلسطین سے باہر نکالا تھا۔ اور اب عیسائی ہی انہیں فلسطین میں واپس لائے ہیں۔ دیکھو یہ

کیسی عجیب بات ہے

آج سب سے زیادہ یہودیوں کے خیر خواہ امریکہ اور انگلینڈ ہیں۔ اور یہ دونوں ملک عیسائیوں کے گڑھ ہیں۔ فلسطین سے یہودیوں کو نکالا بھی عیسائیوں نے ہی تھا۔ مگر وہی آج ان کے زیادہ ہمدرد ہیں۔ گویا ایک لمبی قربانی کے بعد ان کے دل بھی پسیج گئے۔

پس ہمیشہ ہی

اسلام کی رُوح کو قائم رکھو

اس کی تعلیم کو قائم رکھو اور یاد رکھو کہ قومیں نوجوانوں کی دینی زندگی کے ساتھ ہی قائم رہتی ہیں اگر آنے والے کمزور ہو جائیں۔ تو وہ قوم گر جاتی ہے۔ مگر کوئی انسان یہ کام نہیں کر سکتا صرف اللہ ہی یہ کام کر سکتا ہے۔ انسان کی عمر تو زیادہ سے زیادہ ۶۰-۷۰-۸۰ سال تک چلی جاتی ہے مگر

قوموں کی زندگی

کا عرصہ تو سینکڑوں ہزاروں سال تک جاتا ہے دیکھو مسیح علیہ السلام کی قوم بھی دو ہزار سال سے زندہ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوم ۱۳۰۰ سال سے زندہ ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ جب تک دنیا قائم ہے یہ بڑھتی چلی جائے گی۔ تم بھی ایک عظیم الشان کام کے لئے کھڑے ہوئے ہو۔ پس اس روح کو قائم رکھنا اسے زندہ رکھنا اور ایسے نوجوان جو پہلوں سے زیادہ جوشیلے ہوں پیدا کرنا تمہارا کام ہے۔

ایک بہت بڑا کام

تمہارے سپرد ہے۔ عیسائی دنیا کو مسلمان بنانا اس سے بھی زیادہ مشکل کام ہے۔ جتنا عیسائی دنیا کو یہودیوں کا ہمدرد بنانا۔ کیونکہ عیسائی دنیا کو ہمدرد بنانے میں تو صرف دماغ کو فتح کیا جاتا ہے۔ لیکن عیسائیوں کو مسلمان بنانے میں دل اور دماغ دونوں کو فتح کرنا پڑے گا۔ اور یہ

کام بہت زیادہ مشکل ہے۔ پس

دعاؤں میں لگے رہو

اور اپنے کام کو تا قیامت زندہ رکھو۔ محاورہ کے مطابق میرے منہ سے "تا قیامت" کے الفاظ نکلتے ہیں۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ "تا قیامت" بھی درست نہیں۔ قیامتیں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ پس میں تو کہوں گا۔ کہ تم اسے ابدی زمانہ تک قائم رکھو۔ کیونکہ تم

ازلی اور ابدی خدا کے بندے

ہو۔ اس لئے ابد تک اس نور کو جو تمہارے سپرد کیا گیا ہے۔ قائم رکھو۔ اور محمدی نور کو دنیا میں پھیلاتے چلے جاؤ۔ یہاں تک کہ ساری دنیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے لگ جائے۔ اور یہ دنیا بدل جائے۔ اور خدا تعالےٰ کی بادشاہت جو آسمان پر ہے زمین پر بھی آ جائے۔

میں بیمار ہوں زیادہ لمبی تقریر نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں مختصر سی دعا کر کے رخصت ہو جاؤں گا۔ میں نے اپنی مختصر تقریر میں

خدام کو بھی نصیحت۔

کر دی ہے۔ اور انصار اللہ کو بھی۔ مجھے امید ہے کہ دونوں میری ان مختصر باتوں کو یاد رکھیں گے۔ اپنے اپنے فرائض کو ادا کریں گے۔ اور اپنے اپنے علاقوں میں ایسے اعلےٰ نمونے پیش کریں گے کہ لوگ ان کے نمونے دیکھ کر ہی احمدیت میں داخل ہونے لگ جائیں۔ مجھے تو یہ دیکھ کر گھبراہٹ ہوتی ہے کہ تحریک جدید کا چندہ دو تین لاکھ روپے سالانہ ہوتا ہے۔ اور وہ بھی بڑا زور لگا کر حالانکہ کام کے لحاظ سے دو تین کروڑ بھی تھوڑا ہے۔

صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ چندہ

دس گیارہ لاکھ روپیہ ہوتا ہے۔ حالانکہ کام کے پھیلاؤ کو تو جانے دو۔ جو صدر انجمن احمدیہ کے ادارے ہیں۔ ان کو بھی صحیح طور پر چلانے کے لئے ۳۰-۴۰ لاکھ روپیہ چندہ ہونا چاہیئے۔ مگر ۳۰-۴۰ لاکھ چندہ تو تبھی ہو گا۔ جب جماعت چار یا پانچ گنے زیادہ بڑھ جائے۔ مگر اب تو ہمارے مبلغ ایسے پست ہمت ہیں۔ کہ جب کسی مبلغ سے پوچھا جائے کہ تبلیغ کا کیا حال ہے۔ تو وہ کہتا ہے۔

جماعت خدا تعالےٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے

اس سال جماعت میں دو آدمی اور شامل ہو گئے ہیں۔ اگر تبلیغ کی یہی حالت رہی۔ تو کسی ایک ملک میں ۲ لاکھ احمدی بنانے کے لئے ایک لاکھ سال چاہئیں۔

پس دعائیں کرو اور خدا تعالےٰ کے حضور میں اتنا گڑ گڑاؤ۔ اور اتنی کوششیں کرو کہ اللہ تعالےٰ کے فرشتے آسمان سے تمہاری مدد کے لئے اتر آئیں

انسانی زندگیاں محدود ہیں

مگر ہمارا خدا ازلی ابدی خدا ہے۔ اس لئے اگر وہ یہ بوجھ جو ہم نہیں اٹھا سکتے آپ اٹھا لے تو فکر کی کوئی بات نہیں۔ جب تک ہم یہ کام انسان کے ذمہ سمجھتے ہیں تب تک فکر رہے گا۔ کیونکہ انسان تو کچھ مدت تک زندہ رہے گا۔ پھر فوت ہو جائے گا۔ مگر خدا تعالےٰ خود اس بوجھ کو اٹھا لے۔ تو فکر کی کوئی بات نہیں۔ یہ اسی کا کام ہے۔ اور اسی کو سجتا ہے۔ اور جب خدا تعالےٰ خود اس بوجھ کو اٹھا لے گا۔ تو پھر اس کے لئے زمانہ کا کوئی سوال نہیں رہے گا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے ساتھ صدیاں تعلق نہیں رکھتیں۔ ان کا تعلق تو ہمارے ساتھ ہے۔ ورنہ خدا تعالےٰ تو ازلی ابدی خدا ہے۔ پس

دعائیں کرو۔

کہ اللہ تعالےٰ تم کو بھی اور مجھے بھی توفیق دے۔ کہ ہم ثواب حاصل کریں۔ لیکن جو اصل چیز ہے وہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ یہ بوجھ خود اٹھا لے۔ تاکہ آئندہ ہمارے لئے کوئی فکر کی بات نہ رہے۔

~~~~~~~~

فہرست قافلہ قادیان ۱۹۵۵ء

اس سال بھی حسب دستور سابق انشاء اللہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں ایک قافلہ قادیان جا رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس قافلہ کا امیر مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ۱۳ ٹمپل روڈ لاہور کو مقرر فرمایا ہے۔ اصحاب قافلہ کی فہرست ذیل میں بغرض اطلاع درج کی جاتی ہے۔ اور ضروری ہدایات احباب کی خدمت میں انفرادی طور پر براہ راست بھجوائی جا رہی ہیں۔ تمام اصحاب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ۲۴ دسمبر کی سہ پہر سے قبل جودھامل بلڈنگ لاہور میں ضرور پہنچ جائیں ؛

(ا) ناظم حفاظت مرکز ربوہ

(۱) سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ منشی فتح دین صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ

(۲) امۃ المجید صاحبہ بنت " " "

(۳) سیدہ فرحت نسیم صاحبہ بنت سید بہادل شاہ صاحب صدر حلقہ سول لائنز ۴/۴ لسبن روڈ لاہور۔

(۴) محمد عرفان صاحب ولد برکت اللہ خان صاحب اپیل نویس مانسہرہ ضلع ہزارہ سرحد

(۵) ڈاکٹر لعل محمد صاحب ولد سعادت علی صاحب معرفت عزیز محمد خان صاحب، سیکرٹری چیف انجینئر، کینال کالونی بہاولپور۔

(۶) ماسٹر خیر الدین صاحب ولد نبی بخش صاحب مرحوم مکان نمبر ۶۴۷/۱۳۸۲ محلہ پورن نگر، سیالکوٹ

(۷) نذیر احمد صاحب ولد محمد ابراہیم صاحب نانو ڈوگر ضلع شیخوپورہ۔

(۸) عبدالواحد صاحب مدرس ولد ایم محمد عاشق صاحب مرحوم " "

(۹) کرامت اللہ صاحب ولد مولوی برکت علی صاحب محلہ واٹر ورکس مکان نمبر ۱۹۱ سیالکوٹ

(۱۰) مہرالدین صاحب حجام ولد پیران دتہ صاحب مسجد احمدیہ لائل پور۔

(۱۱) شیخ محمد منشی صاحب ولد شیخ محمد بخش صاحب مرحوم محلہ گوبندپورہ، لائل پور۔

(۱۲) سکینہ بی بی صاحبہ زوجہ منشی یعقوب علی صاحب سکنہ گھنوکے ججے ضلع سیالکوٹ۔

(۱۳) صلاح الدین صاحب ولد نظام الدین ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر سیالکوٹ چھاؤنی۔

(۱۴) محمد عالم صاحب ولد کریم داد صاحب مرحوم ریلوے روڈ سٹیشن ماسٹر ربوہ۔

(۱۵) جمال الدین صاحب ولد مولوی فضل دین صاحب مانگٹ اونچے براستہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

(۱۶) منظور حسین صاحب ولد اللہ رکھا صاحب مرحوم نمک فروش مین بازار، ریٹی والہ، سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔

(۱۷) بیگم بی بی صاحبہ زوجہ محمد عبداللہ صاحب گلی گوردوارہ آبادی حاکم رائے گوجرانوالہ۔

(۱۸) محمد حسین صاحب ولد خیر الدین چک نمبر ۴۲ جنوبی ضلع سرگودھا۔

(۱۹) چوہدری بشیر محمد صاحب ولد محمد ابراہیم صاحب " "

(۲۰) سید محمد میاں صاحب ولد سید محمد علی صاحب مرحوم ڈویژنل اسٹورکیپر روہڑی ڈویژن پی ڈبلیو ڈی، نواب شاہ سندھ۔

(۲۱) عظیم قادر صاحب ولد برکت علی صاحب سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔

(۲۲) مرزا محمد خان صاحب ولد مرزا احمد دین صاحب محلہ دارالرحمت ربوہ

(۲۳) جمال الدین صاحب ولد لال محمد صاحب معرفت حکیم مرغوب اللہ صاحب خلیل دواخانہ مین بازار شیخوپورہ۔

(۲۴) محمد ارشاد صاحب بشیر ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب محلہ دارالرحمت ربوہ۔

(۲۵) مولوی غلام باری سیف صاحب ولد حکیم چراغ دین صاحب محلہ دارالصدر ربوہ۔

(۲۶) گیانی عباد اللہ صاحب ولد عبدالغفار صاحب حال قائمقام مینجر الفضل ربوہ۔

(۲۷) رشیم بی بی صاحبہ بیوہ محمد عبداللہ صاحب ٹھیکیدار، محلہ پورن نگر، سیالکوٹ۔

(۲۸) ڈاکٹر حسن احمد صاحب ولد میاں محمد صاحب ۵۱۸/H.B. اندرون اکبری گیٹ، لاہور۔

(۲۹) سردار بشیر احمد صاحب ولد سردار عبدالرحمٰن صاحب ۵۲ مین روڈ جہلم

(۳۰) میاں عبدالسلام صاحب عمر ولد حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ لاکھا روڈ سندھ۔

(۳۱) مبشرہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں عبدالسلام صاحب عمر ربوہ ضلع جھنگ

(۳۲) نصرت بنت " " " "

(۳۳) انوار ابن " " " " "

(۳۴) جمیل " " " " " "

(۳۵) حبیب بیگم صاحبہ بیوہ منشی محمد اسماعیل صاحب مکان نمبر ۱۲۷/H.B. محلہ بلاک گنج منٹگمری۔

(۳۶) محمد یار صاحب ولد محمد لقمان خان صاحب گوجرہ ضلع لائل پور۔

(۳۷) سید مبارک احمد شاہ صاحب ولد حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ ربوہ

(۳۸) لطف الرحمٰن صاحب ولد حکیم محبوب الرحمان صاحب دفتر تعمیر کمیٹی ربوہ

(۳۹) مرزا عبدالرحیم صاحب ولد مرزا محمد عبداللہ صاحب درویش قادیان محلہ ج ربوہ

(۴۰) شیخ بشیر احمد صاحب ولد شیخ مشتاق حسین صاحب ۱۳ ٹمپل روڈ، لاہور۔

(۴۱) مرزا عنایت اللہ صاحب ولد مرزا سلام اللہ صاحب، ٹی آئی ہائی سکول، ربوہ

(۴۲) چوہدری عبدالحق صاحب شاکر واقف زندگی دفتر تکمیل اعمال ربوہ۔
~~~~~~~~

مالی قربانی کیوں کی جاتی ہے؟

(از چوہدری محمد طفیل صاحب منیر شاہد واقف زندگی جامعۃ المبشرین ربوہ)

خداوند تعالیٰ نے اس کارخانہ تعیات کو ایک عظیم الشان مقصد کے لئے بنایا ہے۔ اور وہ عظیم الشان مقصد خدا تعالےٰ کے وجود تک رسائی پانا ہے۔ اشرف المخلوقات یعنی انسان اس بلند مقصد کے حصول کے لئے اپنے دائرہ میں کئی قسم کی قربانیاں پیش کرتا ہے۔ ان قربانیوں میں سے ایک قربانی "مالی قربانی" ہے۔

درحقیقت تمام اقسام کی قربانیاں خواہ وہ جسمانی ہوں یا روحانی - اور خواہ وہ مالی ہوں۔ وہ خدا تعالیٰ کی ذات کو کوئی فائدہ یا نقصان نہیں پہنچاتیں۔ جیسا کہ قرآن پاک نے بیان فرمایا ہے۔ اگر دنیا کی ساری مخلوقات حمد و ثنائے باری میں ہر وقت مصروف رہے۔ اور ہر قسم کی قربانی راہِ ایزدی میں کر گزرے۔ "تو خداوند تعالیٰ کی ذات کو اس سے رائی کے دانہ کے برابر بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ اور اگر ساری مخلوقات (العیاذ باللہ) خدا تعالیٰ کی ہستی سے انکار کر کے شیطان کے جنگل میں پھنس جائے۔ تو خدا تعالیٰ کی ذات بابرکات میں کسی قسم کی کمی یا اس کو کسی قسم کا نقصان ہرگز نہیں پہنچے گا۔ دراصل انسان جس قدر قربانیاں کرتا ہے۔ وہ اپنے نفس کے لئے کرتا ہے۔ اور اس سے جو نفع حاصل ہوتا ہے وہ بھی خود ہی حاصل کرتا ہے۔

بندہ اپنے خالق کے لئے جس قسم کی قربانیاں پیش کرتا ہے۔ ان میں سے ایک قسم مالی قربانی کی بھی ہے۔

قرآن پاک میں خدا تعالیٰ نے انسان کی طرف سے پیش کی جانے والی جملہ قربانیوں کو بھی اپنی محبت اور الفت کے لئے بطور آزمائش و امتحان بیان فرمایا ہے۔ فرماتا ہے:

ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع و نقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون

(البقرہ ع ۱۹) کہ اے مسلمانو خداوند تعالیٰ تمہارے دعویٰ محبت کی آزمائش ان طریقوں سے کرے گا۔ یا تو تم کسی دشمن کے حملہ سے خوف دلائے جاؤ گے۔ یا تم کو بھوک و پیاس سے آزمایا جاویگا۔ یا اموال میں سے چندہ جات کے پے درپے مطالبات کر کے تم کو آزمائش میں ڈالا جاوے گا۔ یا قحط الرجال تمہارے لئے وجہ آزمائش بن جائیگا۔ اسی طرح تمہاری اولاد و دولت تمہاری کھیتیوں کا اتلاف تمہارے لئے ذریعہ امتحان ہو سکتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھو۔ میری خوشنودی چاہنے والے صرف وہی ہیں جو کہ ان صبر شکن ابتلاؤں کے باوجود میری محبت و الفت میں ثابت قدم رہیں گے اور ہر قسم کی قربانی کرنے کے بعد بھی یہی کہیں گے۔ کہ ہم بھی تو خدا کے ہیں۔ ابھی ہمارا اپنا وجود تو قربان ہونے کے لئے باقی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو کہ دعویٰ محبت خداوندی میں سچے اور مخلص ہیں اور یہی وہ ہیں۔ جن پر رحمت الٰہی ہر آن سایہ فگن رہے گی۔ اور وہ ہدایت کے اعلیٰ مراتب کو پانے والے ہوں گے۔

اسی طرح پھر فرماتا ہے:۔

مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضاعف لمن یشاء واللہ واسع علیم: الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی لھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

(البقرہ ع ۳۶) کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے والوں کے اجر کی مثال تو اس طرح ہے، کہ ایک دانہ زمین میں ڈالا جائے۔ جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور پھر ہر بالی میں ایک سو دانے ہوں۔ خدا جو کہ وسیع علم رکھنے والا ہے، اپنے مخلص بندوں کے اموال کو اسی طرح بڑھاتا ہے۔ وہ لوگ جو خدا کی راہ میں کسی قسم کا مالی صدقہ دیتے ہیں۔ اور صدقہ دینے کے بعد کسی پر احسان نہیں جتاتے۔ ان کو دنیا میں اجر ملنے کے علاوہ خدا کے پاس سے خاص اجر بھی ملے گا۔ اور کسی خوف کے موقع پر وہ خوف و حزن کا شکار نہ ہوں گے۔ بلکہ خدا خود ان کی دستگیری فرمائے گا۔

ان آیات کے مطالعہ سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

(الف) خدا کی آزمائش کے کئی ذرائع ہیں۔ جن میں سے ایک ذریعہ مال کا خدا کی راہ میں بغیر کسی عاجل نفع کی خواہش کے خرچ کرنا ہے۔

(ب) مالی قربانی کا مطالبہ بار بار ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہر مومن کو چاہیئے۔ کہ وہ ہر وقت مالی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار رہے۔ ہو سکتا ہے وہی مطالبہ جس میں وہ مالی قربانی دینے سے متردد ہے۔ آخری مطالبہ ہو۔ اور وہی اس کے لئے ابتلا بن جائے، اور پہلی ساری قربانیوں پر پانی پھیر دے۔

(ج) ان قربانیوں سے جو بھی فائدہ حاصل ہوگا۔ وہ بندے کی اپنی ذات کو ہوگا۔

(د) حقیقی مالی قربانی کا اجر خدا تعالیٰ دنیا میں کئی گنا بڑھا کر دے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک شخص سچی نیت سے مالی قربانی کرے۔ اور پھر فاقوں مر جاوے۔ یہ خدائی وعدہ کے خلاف ہے۔

(ی) دنیا میں بدلہ ملنے کے علاوہ قیامت کے دن بھی بدلہ دیا جاوے گا۔

احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ دین کی ضرورت کے وقت ایک پیسہ خدا کی راہ میں دینا اس قدر بلند مراتب کے حاصل کرنے کا باعث بنتا ہے۔ کہ اگر وقت گزرنے کے بعد اس پیسہ کی جگہ ہزاروں روپیہ بھی فی سبیل اللہ دیا جاوے۔ تو بھی ان مراتب تک پہنچنا مشکل ہو جاتا ہے۔

اس وقت خدا تعالےٰ کے سلسلہ کو آپ کے اموال کی ضرورت ہے۔ خدا کا دین آپ سے مالی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور اس سے آپ بخوبی آگاہ ہیں۔ کہ وقت کی ضرورت کے مطابق کیا ہوا کام ہی درگاہ الٰہی میں شرف قبولیت پاتا ہے۔ بعد کی قربانی وہ مقام حاصل نہیں کر سکتی۔ جو کہ مقام وقت پر کی ہوئی قربانی حاصل کرتی ہے۔

اور یہ امر بھی آپ سے پوشیدہ نہیں۔ کہ آپ کی مالی قربانی آپ کے لئے ایک ذریعہ آزمائش ہے۔ اور سچا مومن وہی ہوتا ہے۔ جو کہ آزمائش کے وقت ثابت قدم رہے۔ جس طرح کٹھالی میں پڑ کر سونا اپنا حسن آشکار کرتا ہے۔ اسی طرح امتحانات اور آزمائشوں سے کامیاب گزرنے کے بعد ہی مومن اپنے حقیقی ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس عظیم الشان مقصد کے لئے تشریف لائے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس کا ذکر بایں الفاظ کرتے ہیں۔

"میں جماعت کے نوجوانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ سلسلہ احمدیہ کے سپرد ایسے کام کئے گئے ہیں۔ جو دنیا میں عظیم الشان انقلاب پیدا کرنے والے ہیں۔ موجودہ دنیا کی کایا پلٹنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ دنیا کی تہذیب اور دنیا کے تمدن کی عمارت جو اس وقت قائم ہے۔ اس کی صفائی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کے پوچنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہیں بھیجے گئے۔ اس پر رنگ و روغن کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کا پلستر بدلنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کی چھت پر مٹی ڈالنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کی کانسوں کو درست کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھیجا۔ کہ توڑ دو اس تہذیب و تمدن کی عمارت کو جو اس وقت کھڑی ہے۔ ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔ اس قلعے کو جو انسان نے اسی ہی بنا لیا ہے۔ اسے زمین کے ساتھ لگا دو۔ بلکہ اس کی جڑ ہی اکھیڑ کر پھینک دو۔ اور اس کی جگہ وہ عمارت کھڑی کر دو۔ جس کا نقشہ میں تمہیں دیتا ہوں۔ یہ کام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔ اور اس کام کی اہمیت بیان کرنے کے لئے کسی لمبی چوڑی تقریر کی ضرورت نہیں۔ ہر انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ دنیا کے جس گوشے میں ہم جائیں۔ دنیا کی جس گلی میں سے ہم گذریں۔ دنیا کے جس گاؤں میں ہم اپنا قدم رکھیں۔ وہاں ہمیں جو کچھ نظر آتا ہے۔ اس سب کو توڑنا اور اس سب کو تباہ کر دینا اور اس سب کو برباد کر دینا ہمارا مقصد ہے۔ اور پھر صرف توڑنا اور برباد کرنا ہی کام نہیں۔ بلکہ اس کی جگہ نئی عمارت بنانا جو قرآن کریم کے بتائے ہوئے نقشہ کے مطابق ہو ہمارا کام ہے۔

(تقریر فرمودہ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۴۷ء بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ)

اس عبارت کو پڑھنے کے بعد ذرا سوچیئے تو سہی۔ کہ کیا واقعی ہم نے اس عظیم کام کو کرنے کی طاقت اپنے اندر پیدا کر لی ہے۔

کیا واقعی ہم نے اس نئے نقشہ میں قرآنی نقوش بھرنے کے لئے اپنی جانوں کو تیار کر لیا ہے۔

دیگر قربانیوں کے ذکر کو چھوڑتے ہوئے آپ صرف مالی قربانیوں کو لیجیئے۔

- کیا آپ نے خدا کے قائم کردہ سلسلہ کے تمام چندہ جات کو ادا فرما دیا ہے؟

کیا آپ ماہوار چندہ باقاعدہ ادا کرتے ہیں؟

کیا آپ نے تحریک جدید کا چندہ گذشتہ سالوں کے وعدہ پر زیادتی کے ساتھ ادا کر دیا ہے؟

کیا آپ نے اس وقت تک جبکہ جلسہ سالانہ پورے سال کے وقفہ کے بعد پھر قریب آچکا ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیا ہے؟

اور اگر آپ خادم ہیں۔ تو کیا آپ نے اپنی ماہوار آمدن میں سے صرف ایک پائی فی روپیہ کے حساب سے چندہ خدام الاحمدیہ ادا کر دیا ہے؟

کیا آپ نے تحریک جدید دفتر دوم کے سال گذشتہ کا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ اور نئے سال کا وعدہ اضافہ کے ساتھ مرکز کو بھجوا دیا ہے؟

اگر آپ کا جواب اثبات میں ہے، تو پھر آپ سے بڑھ کر خوش قسمت کون ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر آپ کا جواب منفی میں ہے۔ تو بتلائیے۔ آپ خدا کی آزمائش میں کیسے رہے؟ آپ نے خدا تعالیٰ کے موعود کی آواز کو کن کانوں سے سنا۔ آپ نے خدا کے دین کے احیاء کے لئے کونسی قربانی کی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ خدا تعالےٰ کی محبت کا دعویٰ کیسے کر سکتے ہیں؟

زمیندار جماعتوں کی خدمت میں!

زمیندارہ جماعتہائے احمدیہ کے عہدیداروں کی خدمت میں ضروری گذارش :-

اس وقت فصل خریف (کپاس - مکی - مونجی - ماش گڑ وغیرہ) کی برداشت ہو رہی ہے لہذا پریذیڈنٹ و امراء صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنی اپنی جماعت کے زمیندار دوستوں سے ان کی فصل کی مختلف جنسوں کی برداشت کے مطابق چندہ بصورت جنس ہی وصول کرنے میں سیکرٹری صاحب مال کی امداد فرمائیں اور اگر ضرورت ہو تو جماعت کے دوستوں کے مشورہ سے اپنے میں سے دو یا تین دوستوں کو بطور مددگار محصل مقرر کر دیں اور جو بھی جنس وصول ہو اس کو جمع نہ رکھا جائے بلکہ موجودہ نرخ کے مطابق ساتھ کے ساتھ فروخت کر کے اس کی رقم افسر صاحب خزانہ ربوہ کی خدمت میں معطی اصحاب کی اسم وار تفصیل کے ساتھ ارسال کر دی جائے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

اب احمدیہ سٹیٹس میں آنے میں کیا روک ہے؟

پہلے تو جو احباب مزارعت یا ملازمت کے لئے حیدرآباد ڈویژن میں آنا چاہتے تھے انہیں ایک اس وجہ سے تامل ہوتا تھا کہ یہاں پر سکول نہیں بچوں کی تعلیم کا کیا بنے گا سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس دقت کو محسوس کرتے ہوئے محمد آباد میں مڈل سکول کھولنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ اس کی تعمیل کر دی گئی۔ گذشتہ سال سے پانچویں جماعت کی پڑھائی ہو رہی ہے۔ کل پچاس طلبہ سکول میں تعلیم پا رہے ہیں۔ مڈل کے بعد کی تعلیم کے لئے کنری میں سکول قائم ہے اور اپنے طلبہ کی آسانی و آسائش و تربیت کے لئے احمدیہ بورڈنگ ہاؤس حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت قائم کر دیا گیا ہے۔ پس احباب بخوشی بچوں سمیت یہاں مزارعت اور دیگر کاموں کے لئے آئیں جہاں ہمیں مزارعین کی ضرورت ہے وہاں خود کاشت کے لئے بیلداروں کی بھی ضرورت ہے۔ احباب کثرت سے یہاں جائداد پیدا کریں۔ خود فائدہ حاصل کریں اور سلسلہ کے اموال کو ترقی دینے میں ممد ہوں۔ امراء جماعت اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ خصوصاً اس طرف توجہ کریں اور مناسب لوگوں کو یہاں آنے کی تحریک فرمائیں

مشتاق احمد باجوہ وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ

ملاقات جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے امسال اوائل میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت بہت ناساز ہو گئی تھی اور اسی لئے حضور اقدس بغرض علاج یورپ تشریف لے گئے تھے گو اب بفضلہ تعالیٰ اور احباب کی دعاؤں سے حضور کی صحت بہت حد تک بحال ہو چکی ہے مگر تا حال ابھی نہیں کہ حسب دستور سابق ملاقاتیں جاری رکھ سکیں۔ یورپ کے ڈاکٹروں نے سختی سے ہدایت کی ہے کہ حضور ایدہ اللہ روزانہ ۱۵-۲۰ سے زیادہ ملاقات نہ کریں۔ لہذا ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت اس دفعہ ملاقاتوں کا پروگرام بلحاظ وقت اور تعداد افراد بہت محدود کر دیا گیا ہے

امسال ملاقاتیں ۲۲/۱۲/۵۵-۲۶-۲۷-۲۸/۱۲/۵۵-۲۹/۱۲/۵۵ کو صرف صبح کے وقت روزانہ ۱۰ بجکر ۵ منٹ سے لے کر ۲۵ منٹ ۹ بجکر تک ہوا کرے گی۔ جماعتوں کے نمائندگان ایک معین تعداد میں ملاقات کریں گے جس کا علم ان کو امراء جماعت دیں گے۔ امراء کو تعداد دن اور وقت ملاقات سے بذریعہ خطوط اطلاع کی جا رہی ہے۔ پریذیڈنٹ صاحبان اپنے اپنے ضلع کے امرا سے معلومات حاصل کریں

ملاقات کے وقت کی پابندی اور تعداد کی پابندی لازمی ہوگی اور اگر مجوزہ پروگرام کے اندر ملاقات ختم نہ ہو سکی تو وقت کے ختم ہونے پر ملاقات بند کی جا سکتی ہے بیعت کے لئے دو روز مقرر ہیں۔ ۲۸/۱۲/۵۵ کو ۹ بجکر ۳۰ منٹ پر ۱۵ منٹ اور ۲۹/۱۲/۵۵ کو ۹ بجکر ۳۷ منٹ پر ۱۵ منٹ کے لئے ہوگی۔ بیعت کرنے والے اور کرانے والوں کو مجوزہ وقت سے نصف گھنٹہ پہلے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لا کر نام رجسٹر کرا لینے چاہئیں۔

دفتر ہذا کو اس بات کا احساس ہے کہ احباب جو سال میں ایک بار اپنے پیارے آقا کی زیارت اور ملاقات سے شرفیاب ہونے کا ارمان لے کر آتے ہیں اس سے محرومی ان کے دلوں پر بہت شاق گذرے گی۔ لیکن جیسا کہ ہر محبت کرنے والا اپنے محبوب کے آرام کے لئے ہر بڑی سے بڑی قربانی دینے کو ہر وقت تیار رہتا ہے۔ اسی طرح امید ہے کہ احباب جماعت بھی اپنے آقا کی صحت اور آرام کی خاطر بطیب خاطر یہ قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سے خلوص دل سے دعا فرمائیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب و مطاع آقا کو کامل صحت اور توانائی بخشے تا وہ پہلے کی طرح حضور سے فیضیاب ہو سکیں۔ مشرقی پاکستان۔ ہندوستان اور بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے دوستوں کی ملاقات ۲۵/۱۲/۵۵ کو ۹ بجکر ۵۲ منٹ پر شروع ہوگی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۵۵ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر (بروز پیر، منگل، بدھ) کو منعقد ہوگا

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر (بروز پیر منگل۔ بدھ) کو بمقام مرکز سلسلہ ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اجتماع میں شریک ہو کر اس کی برکات سے مستفید ہوں۔

عہدیداران مال کی خدمت میں ضروری گذارش

جملہ سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ ہر قسم کا چندہ افسر صاحب خزانہ ربوہ کے دفتر میں موصول ہوتا ہے اور اسی دفتر سے کوپن منی آرڈر کی رسیدات جاری ہوتی ہیں۔ اس لئے اگر کسی سیکرٹری صاحب مال کو ارسال کردہ چندہ کی رسید نہ ملے تو اسے چاہئے کہ اس چندہ کی رسید افسر صاحب خزانہ ربوہ کو لکھ کر منگوا لیا کریں بعض سیکرٹری مال نظارت بیت المال سے اس بارہ میں خط و کتابت کرتے ہیں جو مناسب نہیں۔ کیونکہ نظارت ہذا کی طرف سے بھی ایسے خطوط ملنے پر افسر صاحب خزانہ کو ہی بھجوانے پڑتے ہیں۔

نظارت بیت المال ربوہ

دعائے مغفرت

میری والدہ صاحبہ محترمہ منگل ۲۹/۱۱/۵۵ کی رات کو دو تین دن بیمار رہ کر بعمر ۷۵ سال بقضاء الٰہی ربوہ میں وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون والدہ محترمہ (۵) موصیہ اور صحابیہ تھیں۔ احباب کرام سے مغفرت کے لئے درخواست دعا ہے۔

محمد عبداللہ ۵/۷ شاہ نواز لیمٹڈ وکٹوریہ روڈ کراچی

ایف اے پاس نوجوانوں کے لئے بطور اے۔ ایس۔ آئی پولیس بھرتی کا موقعہ

اضلاع جھنگ۔ ملتان مظفرگڑھ۔ ڈیرہ غازیخان۔ لائلپور و منٹگمری کے امیدواران سے بطور اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس تقرری کیلئے درخواستیں معرفت دفتر روزگار ۲۵/۱۲/۵۵ تک بنام Deputy Inspector General Police Multan Range طلب کی گئی ہیں تنخواہ ۷۵-۵-۱۰۰-۵-۱۲۰ سواری الاؤنس ۲۵/- روپے۔ وردی وکوارٹر مفت۔ درخواست امیدوار کے اپنے ہاتھ سے لکھی ہو اور مصدقہ نقول اسناد شامل ہوں۔

شرائط :- ایف۔ اے۔ عمر ۱/۳/۵۵ کو ۱۸ تا ۲۵۔ قد ۵'-۸" چھاتی ۳۳"۔ پھیلاؤ ۲"

(پاکستان ٹائمز ۸/۱۲/۵۵) (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

آسٹریلیا

ایک خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ آسٹریلیا کے عام انتخابات میں وزیر اعظم رابرٹ مینزیز کی مخلوط پارٹی کو اکثریت حاصل ہوگئی ہے۔ پاکستان اور بھارت کی طرح آسٹریلیا بھی دولت مشترکہ کا رکن ہے۔ رقبہ ۲۹ لاکھ ۷۵ ہزار مربع میل اور آبادی صرف ۷۵ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ متحدہ آسٹریلیا ۱۹۰۱ء میں چھ ریاستوں نیو ساؤتھ ویلز، وکٹوریا۔ کوئنز لینڈ۔ تسمانیہ جنوبی آسٹریلیا۔ اور مغربی آسٹریلیا کے اتحاد سے معرض وجود میں آیا۔ حکومت آسٹریلیا کی عملداری آسٹریلیا تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ نیوگنی کا کچھ حصہ اور بحر الکاہل کے بعض جزائر پر بھی اس کا تسلط ہے۔

آسٹریلیا کا وسیع علاقہ لق و دق صحراؤں پر مشتمل ہے۔ اس لئے زیادہ تر آبادی صرف ساحلی علاقوں پر ہے۔ جہاں پانی آسانی سے مل جاتا ہے۔ آسٹریلیا کا دستور امریکہ کی طرح وفاقی طرز کا ہے۔ لیکن حکومت برطانیہ کی طرح پارلیمانی ہے۔ امریکہ کی طرح صدارتی نہیں۔ وفاقی حکومت کے پاس امور خارجہ۔ دفاع۔ بین الصوبائی اور غیر ملکی تجارت۔ بنکنگ کرنسی۔ مواصلات ریاستوں کے صنعتی جھگڑے اور مفاد عامہ کی سرگرمیوں کے شعبے ہیں۔ باقی تمام اختیارات صوبائی حکومتوں کے پاس ہیں۔

دستور میں ترمیم کا طریق کار بڑا مشکل ہے۔ ہر مجوزہ تبدیلی کے لئے ملک بھر میں ریفرنڈم منعقد کرانا پڑتا ہے۔ اور اگر کم سے کم چار ریاستوں میں رائے دہندگان کی اکثریت مجوزہ تبدیلی کی حمایت نہ کرے۔ تو تحریک منظور نہیں ہو سکتی۔ اسی مشکل کے باعث آسٹریلیا کے دستور میں آج تک صرف دو ترمیمیں ہو سکی ہیں۔ ایک ۱۹۲۸ء میں اور ایک ۱۹۴۶ء میں منظور ہوئی تھی۔ اس صورت حال اور ۱۹۰۱ء کے بعد سے پیدا ہونے والے مسائل سے نبٹنے کے لئے آجکل آسٹریلیا میں یہ تحریک زور پکڑتی جا رہی ہے کہ نہ صرف وفاقی حکومت کے اختیارات میں توسیع کی جائے بلکہ بڑے بڑے صوبوں کو توڑ کر چھوٹے چھوٹے اور کمزور صوبے بنائے جائیں۔

آسٹریلیا میں تاج کی نمائندگی گورنر جنرل کرتا ہے۔ جسے کابینہ کے مشوروں پر عمل کرنا ہوتا ہے۔ کابینہ ایک باقاعدہ منتخب شدہ پارلیمنٹ کے سامنے جواب دہ ہوتی ہے۔

پارلیمنٹ دو ایوانوں پر مشتمل ہے۔ سینیٹ (ایوان بالا) اور ایوان نمائندگان (ایوان زیریں) سینیٹ کے ارکان کی کل تعداد ۳۶ ہے جو چھ برس کے لئے منتخب کئے جاتے ہیں۔ ہر تین سال کے بعد آدھے ارکان کی میعاد ختم ہو جاتی ہے سینیٹ میں تمام ریاستوں کو برابر نمائندگی حاصل ہے۔ ایوان نمائندگان کے ارکان کی تعداد ۱۲۱ ہے جو تین برس کے لئے منتخب کئے جاتے ہیں۔ ایوان نمائندگان میں منظور ہونے والا ہر بل سینیٹ میں جانا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن سینیٹ کو مالیاتی بلوں میں تبدیلی کرنے کا اختیار نہیں ہوتا۔ اگر دونوں ایوانوں میں اختلاف ہو جائے تو اسے مشترکہ اجلاس بلا کر حل کر لیا جاتا ہے یا پھر دونوں ایوان توڑنے پڑتے ہیں۔ آسٹریلیا کے تمام گورنر جنرل غیر ملکی ہوتے ہیں۔ ۱۹۳۱ء میں پہلی بار ایک آسٹریلوی باشندے کو گورنر جنرل مقرر کیا گیا تو حزب اختلاف نے برسر اقتدار پارٹی کے خلاف بہت شور مچایا تھا۔

آسٹریلیا بھی پاکستان کی طرح ایک زرعی ملک ہے یہ دنیا کے سب سے زیادہ اون اور گندم پیدا کرنے والے ممالک میں شمار کیا جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ صنعتی لحاظ سے بھی پسماندہ نہیں۔ بیشتر آبادی انگلستان اور دوسرے یورپی ممالک سے ہجرت کر کے آئی ہے۔ پچاس فیصد تجارت انگلستان سے ہی ہوتی ہے۔

(نوائے وقت)

سیٹو کونسل کا آئندہ اجلاس پاکستان میں ہوگا

کراچی ۱۴ دسمبر۔ معاہدہ جنوب مشرقی ایشیا کی وزراء کی کونسل کا آئندہ اجلاس ۵ مارچ ۱۹۵۶ء کو پاکستان میں ہوگا۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ یہ اجلاس کراچی یا ڈھاکہ میں ہوگا۔

اجلاس میں اس بارے میں غور کیا جائے گا کہ کونسل کے گذشتہ اجلاس کے بعد اب تک کیا ترقی ہوئی ہے۔ اجلاس میں سیٹو کی مختلف کمیٹیوں کی سفارشات اور رپورٹوں پر بھی غور کیا جائے گا اور متعدد معاملات کے بارے میں قطعی فیصلے کئے جائیں گے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

روسی لیڈروں نے برصغیر ہند و پاکستان کو اعصابی جنگ میں دھکیل دیا ہے

(وزیر خارجہ)

کراچی ۱۴ دسمبر وزیر خارجہ پاکستان مسٹر حمید الحق چودھری نے کہا ہے کہ سرینگر میں روسی لیڈروں نے جو بیانات دئیے ہیں۔ ان کا مقصد برصغیر ہند و پاکستان کو اعصابی جنگ میں دھکیلنا ہے

وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ روسی لیڈروں نے ہندوستانی لیڈروں کی حمایت کر کے ریاست جموں و کشمیر میں استصواب عامہ کی تمام کوششوں کو ناکام کر دیا ہے اور برصغیر ہند و پاکستان کو اعصابی جنگ میں دھکیلنے کی کوشش کی ہے۔ ان بیانات کا مقصد یہ ہے کہ کشمیریوں کو آزادانہ منصفانہ رائے شماری سے پھر جانے پر اکسایا جائے اور مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے متعلق تمام پر امن کوششوں کو ناکام بنا دیا جائے۔ مسٹر حمید الحق چودھری نے کہا ہے۔ روسی لیڈروں کو کم از کم یہ تو خیال رکھنا چاہئے تھا کہ ان بیانات سے اس حصہ عالم کے امن کو فائدہ پہنچنے کی بجائے نقصان پہنچا ہے۔ پاکستان کا روس سے غیر دوستانہ رویہ نہیں لیکن مقام حیرت ہے کہ روس نے ہمارے اور ہندوستان کے ایک متنازعہ مسئلہ پر کھلم کھلا ہماری مخالفت کی ہے۔

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے)

کہ اگر شریعت کی حکومت ہو جائے، تو فلاں فلاں فرقہ کا صفایا کر دیا جائے گا۔ العجب۔ خدا جانے ایسی شریعت ان لوگوں نے کہاں سے لی ہے۔ کم از کم قرآن مجید اور سنت رسول اللہ میں تو اس کا نام و نشان نہیں۔ بلکہ اس کے عین متضاد اصول پیش کئے گئے ہیں۔

الغرض سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اسلام کے اس عظیم اصول کی پوری پوری وضاحت فرما دی ہے۔ اور تعلیم الاسلام کالج میں اس اصول پر عمل کرنے کی زندہ مثال پیش کر کے دوسروں کے لئے ایک چراغ راہ جلا کر رکھ دیا ہے۔

اسرائیلی فوجیوں نے شام کی فوجی چوکیوں پر حملہ کر دیا

یروشلم ۱۴ دسمبر۔ اسرائیل کے سرکاری ذرائع کے مطابق اسرائیلی فوجیوں نے گلیلی کی ساحلی شامی چوکیوں پر حملہ کر کے ۵۵ شامیوں کو ہلاک اور ۲۹ کو گرفتار کر لیا۔ جھیل کے شمال مشرقی کنارے پر شامیوں سے اس آویزش کے دوران چار یہودی کام آئے اور بارہ زخمی ہوئے۔

حملہ آوروں نے چار شامی چوکیوں پر قبضہ کر لیا اور بعض کو تباہ کر کے واپس چلے گئے۔ یہ حملہ اتوار کی رات کو آٹھ میل لمبی سرحد پر اچانک کیا گیا اسرائیل کے فوجی ذرائع کا کہنا ہے کہ فوج کے دستوں نے چار مختلف حصوں سے بڑھ کر جھیل گلیلی کے مشرقی کنارے پر واقع چار شامی چوکیوں کی طرف پیشقدمی کی تھی۔ ان چار اسرائیلی دستوں کی امداد دو دوسرے اسرائیلی دستے کر رہے تھے۔ جن کے سپرد شامیوں کو کمک نہ پہنچنے دینے کا کام تھا۔ فوجی ذرائع کا کہنا ہے کہ دریائے اردن کے حصوں میں شامی فوجیوں کی تعداد بڑھا رکھی ہے۔

اقوام متحدہ کے ایک مبصر فوراً موقع پر حادثہ کی تفتیش کے لئے پہنچے۔ اقوام متحدہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ اب اس علاقہ میں صورت حال معمول پر ہے۔

اسرائیلیوں نے الزام عائد کیا ہے کہ یہ حملہ جھیل گلیلی میں اسرائیلی مچھیروں کی کشتیوں پر گولیاں چلانے پر کیا گیا ہے جو شامی فوجیوں نے چلائی تھیں۔ ان گولیوں سے کسی اسرائیلی مچھیرے کو نقصان نہیں پہنچا تھا۔

احباب محتاط رہیں!

ایک نوجوان بعمر ۳۰ سال ۔ قد قریباً ۵ فٹ ۔ قوم جدران پٹھان ۔ رنگ گورا ضلع خوست کے پہاڑی علاقہ کا رہنے والا ہے جس کا اصلی نام عبدالپیر ہے مگر اپنا نام حسین محمد بتلاتا ہے ۔ وہ اپنے آپ کو صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ کا رشتہ دار ظاہر کرکے بعض احمدی احباب سے طالب امداد یا قرض ہوتا ہے ۔ لہٰذا احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مسمی مذکور کا صاحبزادہ صاحبؓ سے رشتہ داری کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔ اس لئے احباب اس سے محتاط رہیں ۔

قائمقام ناظر امور عامہ ربوہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے نئے شیڈول کے مطابق شیڈول ریٹ کے مطابق سربمہر ٹینڈر ۱۹ دسمبر ۱۹۵۵ء کو ۲ بجے دوپہر تک زیر دستخطی مجوزہ فارم وصول کریں گے یہ فارم دفتر ہذا سے ۱۹ دسمبر ۵۵ء تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے ایک بجے بعد دوپہر تک مل سکتے ہیں ۔ یہ ٹینڈر اسی روز اڑھائی بجے سہ پہر بسر عام کھولے جائیں گے ۔

نمبر شمار	کام کی نوعیت	تخمینًا لاگت مشمولہ فی صد ٹینڈر	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا
۱	نارتھ بیل بند کے سول ہیڈ کی مرمت راوی دریا کے پل جبڑ کے نزدیک بڑے اور چھوٹے سپرز کی مرمت جنہیں اکتوبر ۱۹۵۵ء کے سیلاب میں نقصان پہنچا تھا	۸۰۰۰/- روپے	۱۶۰/- روپے

۲ ۔ وہ ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں شامل نہیں ہیں۔ وہ ۱۹ دسمبر ۱۹۵۵ء سے پہلے اپنے نام درج کرا لیں (۳) دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں کسی روز اوقات کار کے دوران شرائط وکوائف اور نئے شیڈول آف ریٹ دیکھے جا سکتے ہیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

اعلان

ہر خاص و عام کو آگاہ کرنے کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ میونسپل کمیٹی ربوہ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۵۵-۱۱-۲۹ بذریعہ ریزولیشن نمبر ۷ ہاؤس ٹیکس کی سپلیمنٹری اسسمنٹ (ASSESSMENT) منظور کی ہے

جس کسی کو اعتراض ہو وہ تحریری طور پر ۵۵-۱۲-۲۹ تک دفتر میونسپل کمیٹی میں دے سکتا ہے لسٹ دفتر میونسپل کمیٹی میں دفتری اوقات میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے

سیکرٹری میونسپل کمیٹی ربوہ ضلع جھنگ